مولانا محمد شہاب الدین صاحب ندوی

نکاح کی اہمیت ــــ اور ــــ اُس کا فلسفہ

اسلامی شریعت میں

خاندان کی تاسیس | قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مرد کو حضرت آدم علیہ السلام کے روپ میں پیدا کیا۔ پھر حوا علیہا السلام کو حضرت آدمؑ کی تنہائی اور وحشت دور کرنے کی غرض سے پیدا فرمایا۔ جیسا کہ بعض روایات میں صراحت موجود ہے[۱] اس کا مطلب یہ ہوا کہ خلاقِ عالم نے عورت کو مرد کی تنہائی اور اس کی وحشت دور کرنے کی غرض سے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل آیت میں اس کا اشارہ موجود ہے۔

ھو الذی خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ و جعل منھا زوجھا لیسکن الیھا۔	وہی ہے جس نے تم کو ایک ہستی سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا ساتھی بنایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔ (اعراف: ۱۸۹)

مرد اور عورت کا ملاپ اگر صالح اور پاکیزہ بنیادوں پر عمل میں آئے یعنی ان دونوں کا بندھن اگر اخلاقی و شرعی قیود کے تحت ہو تو اس سے خاندانی اور معاشرتی نظام وجود میں آتا ہے، چنانچہ حسب ذیل آیت میں اسی نظام کی طرف اشارہ ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے جاری ہے۔

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ و خلق منھا زوجھا و بثّ منھما رجالاً کثیراً و نساءً ج واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ و الارحام ط ان اللہ کان	اے لوگو تم اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہستی سے پیدا کیا اور اُس سے اس کی بیوی کی تخلیق کی۔ اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ تم اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو۔ اور رشتہ داریوں کے معاملہ میں بھی (بگاڑ سے) بچو۔ اللہ یقیناً

---

[۱] دیکھئے تہذیب الاسماء واللغات، از محی الدین نووی ۲/۳۴۰، مطبوعہ بیروت

علیکم رقیباً ۔ (نساء: ۱) تمہاری نگرانی کر رہا ہے ۔

چنانچہ صاف ظاہر ہے کہ خاندانی نظام کے بغیر رشتہ داریوں کا وجود عمل میں نہیں آسکتا ۔ اور خاندانی نظام کی بنیادی اینٹ عصمت و عفت یا نکاحی زندگی کا قیام ہے ۔ جو بے نکاحی زندگی یا آزادانہ میل ملاپ سے قائم نہیں رہ سکتا ۔ لہٰذا ایک صالح اور پاکیزہ معاشرہ کو وجود میں لانے کے لئے خاندانی نظام اور خاندانی روابط کو مضبوط کرنے کی ضرورت پڑتی ہے ۔ اس اعتبار سے نکاح کی بڑی اہمیت ہے ۔ جو شرعی و اخلاقی ضوابط کے تحت عمل میں آئے ۔ ظاہر ہے کہ یہ عظیم فائدہ مجرّد جنسی لطف اندوزی سے حاصل نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط کے باعث نہ تو رشتہ داریاں جنم لے سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی خاندان وجود میں آسکتا ہے ۔ بلکہ اس کے نتیجہ میں تہذیب و تمدن سے عاری جنگلی قسم کے انسانوں کا ایک ریوڑ ضرور رونما ہو سکتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے جنگلی انسانوں کے ظہور سے کوئی قوم وجود میں نہیں آسکتی بلکہ اس سے کسی قوم و ملت کا تمدنی و معاشرتی نظام تک منتشر و پراگندہ ہو سکتا ہے ۔ بلکہ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو نظر آئے گا کہ اس قسم کی افراتفری سے خود انسانی وجود ہی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے ۔

نکاح انبیائے کرام کی سنّت | اسی بنا پر نکاح اور "نکاحی زندگی" کو انبیائے کرام کی سنّت قرار دیا گیا ہے اور اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں صراحت موجود ہے کہ انبیائے کرام جو دنیائے انسانیت کے لئے نمونہ قرار دئے گئے ہیں وہ ازدواجی بندھنوں میں بندھے ہوئے اور اہل و عیال والے تھے ۔

ولقد ارسلنا رسلاً من قبلك	(اے محمد) ہم نے آپ سے پہلے یقیناً
وجعلنا لهم ازواجاً و	(بہت سے) رسول بھیجے اور انہیں بیویوں اور
ذرّيةً (رعد ۳۸)	اولاد سے بھی نوازا ۔

اور اس سلسلے میں چند حدیثیں ملاحظہ ہوں جن سے آیت کریمہ کی شرح و تفسیر ہوتی ہے ۔

اربعٌ من سُنَنِ المُرسلين	چار چیزیں پیغمبروں کی سنت میں سے ہیں ۔
الحياءُ و التّعطّر والسواك	حیاء داری، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور
و النكاحُ	نکاح کرنا[1]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تین افراد ازواج مطہرات کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا جب انہیں اس بارے میں خبر دی گئی تو انہوں نے اس کو بہت تھوڑا

---

[1] سنن ترمذی ۳/۳۹۱ مطبوعہ بیروت، مسند احمد ۵/۴۲۱ بیروت، سنن سعید بن منصور ۱/ ۱۴۵ مطبوعہ گجرات

خیال کیا اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نسبت ہو سکتی ہے جب کہ آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ پس ان تینوں میں سے ایک نے کہا کہ میں اب ہمیشہ رات رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہیں کروں گا۔ اور تیسرے نے کہا کہ میں تو عورتوں سے الگ رہوں گا۔ اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ کیا تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ پھر آپ نے فرمایا:-

اما واللّٰہ انی لاخشاکم للّٰہ و اتقاکم لہ، ولکنی اصوم و أفطر، و اصلّی و ارقُد، و اتزوّج النساء فمن رغب عن سنّتی فلیس منّی۔	ہاں تو جان لو کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ خدا پرست ہوں۔ لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جو کوئی میری سنت سے ہٹے گا وہ مجھ سے نہیں ہے[1]

حافظ ابن حجر نے اس حدیث سے ضمناً یہ بھی استدلال کیا ہے کہ جو لوگ کھانے اور پہننے وغیرہ کی حلال چیزوں کو استعمال کرنے سے منع کرتے ہیں اور موٹے جھوٹے کھانے اور پہننے کو ترجیح دیتے ہیں ان کا بھی اس میں رد ہے[2]۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم۔ النکاح من سنّتی فمن لم یعمل بسنّتی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے[3]
من احب فطرتی فلیستنن بسنّتی و من سنتی النکاح۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے طریقے کو پسند کرتا ہو تو وہ میری سنت اختیار کرے اور میری سنت نکاح کرنا ہے

---

[1] صحیح بخاری کتاب النکاح ۱۱۶/۶ مطبوعہ استنبول، مسلم نکاح ۱۰۲۰/۲ مطبوعہ ریاض، سنن نسائی ۲۷۴/۲ مرتبہ ناصر الدین البانی، السنن الکبری للبیہقی ۷۷/۷ [2] فتح الباری ۱۰۶/۹ مطبوعہ ریاض

[3] سنن ابن ماجہ کتاب النکاح ۵۹۲/۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت

السنن الکبری بیہقی ۸/۷، مطبوعہ ملتان۔ سنن سعید بن منصور ۱۲۱/۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عکاف نامی ایک شخص آتا ہے۔ تو آپ اس سے پوچھتے ہیں کہ اے عکاف کیا تیری بیوی ہے؟ وہ کہتا نہیں۔ آپ دریافت کرتے ہیں کہ کیا کوئی لونڈی ہے؟ وہ کہتا ہے نہیں۔ اس پر آپ پوچھتے ہیں حالانکہ تم اچھے خاصے مالدار ہو؟ وہ کہتا ہے کہ ہاں میں اچھا خاصا مالدار آدمی ہوں۔ تب آپ اس طرح فرماتے ہیں۔

انت اذًا من اخوان الشیاطین لو کنت فی النّصاریٰ کنت من رھبانھم ان سنّتنا النکاح۔ شرارکم عُزّابکم و اراذل موتاکم عُزّابکم، ابالشیطان تمرسُون؟ ما للشیطان من سلاحٍ ابلغ فی الصالحین من النساء إلا المتزوجُون اولٰئك المطھرون من الخنا۔

تب تو تم شیطان کے بھائی ہو۔ اگر تم نصاریٰ میں ہوتے تو تم ان کے راہبوں میں شمار ہوتے۔ ہماری سنت تو نکاح کرنا ہے (عیسائیوں کی طرح بے نکاح رہنا نہیں) سب سے بُرے لوگ وہ ہیں جو بے نکاح ہوں اور ایسے ہی لوگ (اخلاقی اعتبار سے) خستہ حال ہوتے ہیں۔ تو کیا تم شیطان کے ساتھ کھیلتے ہو؟ صالح بندوں کے لیے شیطان کا ہتھیار عورتوں سے بڑھ کر کوئی دوسرا نہیں ہے۔ جو شادی شدہ لوگوں پر کارگر نہیں ہو سکتا۔ یہی (شادی شدہ) لوگ فحش کاری سے بچے رہتے ہیں [1]

حاصل یہ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے نکاح کرنا انبیائے کرام کا طریقہ اور خاص کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور حدیثوں میں نکاح کی بہت زیادہ تاکید اور اس کے فوائد مذکور ہیں جیسا کہ تفصیل آگے آ رہی ہے اور عقلی اعتبار سے بھی اس کی نہایت درجہ اہمیت ہے۔ صحیح قول کے مطابق نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

اسلام میں تجرد و رہبانیت جائز نہیں

مذکورہ بالا آخری حدیث میں نکاح کے مقاصد اور اس کے مفاسد پر بھی بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اس کا فلسفہ سمجھاتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ایک شادی شدہ آدمی عورتوں کے فتنے اور فحش کاری سے بچا رہتا ہے جب کہ اس کے برعکس ایک مجرد یا غیر شادی شخص ان

---

[1] الفتح الربانی د ترتیب مسند احمد ۱۶/۱۴۹، ۱۵۰، ۱۴۰ مطبوعہ قاہرہ۔ مصنف عبدالرزاق ۶/۱۷۱ مطبوعہ بیروت

کے جال میں آسانی کے ساتھ پھنس سکتا ہے اور وہ اپنی عزت و پاکیزگی کو بمشکل ہی بچا سکتا ہے کیونکہ عورت شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے جس کے ذریعہ وہ معاشرہ میں فساد برپا کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں کہا گیا ہے۔

النساءُ حبائل الشیطان۔ عورتیں شیطان کا پھندہ ہیں[۱] (جن کے ذریعہ وہ لوگوں کو پھانستا ہے۔

نیز ایک اور حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ما ترکتُ بعدی فتنۃً اضرّ علی الرّجال من النساء — میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ چھوڑا[۲]

المرأۃ عورۃٌ فاذا اخرجت استشرفها الشیطان۔ — عورت پوشیدہ رکھے جانے والی چیز ہے (یعنی اس کے لیے پردہ ضروری ہے) کیونکہ جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے[۳]

عورتوں کے اس فتنہ میں اچھے اچھے عابد و زاہد بھی مبتلا ہو کر اپنا زُہد اور اپنی ریاضت کھو چکے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کے فتنوں سے خود عیسائی راہب بھی بچ نہیں سکے۔ بلکہ انہوں نے در پردہ دربار حسن میں ہتھیار ڈال کر اپنی رہبانیت پر دھبہ لگا دیا ہے۔ جیسا کہ عیسائیت اور چرچ کی تاریخ شاہد ہے[۴]

اسی وجہ سے اسلام میں نہ تو رہبانیت جائز ہے اور نہ بے نکاح زندگی گزارنا۔ بلکہ اس کے برعکس جہاں ایک طرف قدم قدم پر نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے پاک دامنی کی زندگی گزارنے پر ابھارا گیا ہے۔ تو دوسری طرف رہبانیت کی تردید میں کثرت نکاح اور کثرت اولاد کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ کیونکہ اسلام ایک فطری اور عقلیت پسند مذہب ہے اور چاہتا ہے کہ معاشرہ میں جہاں ایک طرف توازن و اعتدال رہے تو دوسری طرف جنسی مفاسد کا بھی خاتمہ ہو۔ ظاہر ہے کہ ایک بے نکاحی یا آزاد معاشرہ میں سوسائٹی بہت جلد زوال پذیر ہو کر اپنی معاشرتی قدریں کھو دیتی ہے۔ لہذا معاشرتی مفاسد کے استیصال کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آزاد اور بے قید جنسی ملاپ پر روک لگائی جائے۔ اور اس قسم کے مفسدہ کو ہر قیمت پر روکا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں نکاح اور نکاحی زندگی کی

۱۔ الترغیب والترہیب، زکی الدین منذری ۳/۲۵۷ مطبوعہ دار الفکر ۲۔ صحیح بخاری نکاح ۶/۱۲۴، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا ۴/۲۰۹۷ مطبوعہ ریاض ۳۔ جامع ترمذی ۳/۴۷۶ بیروت، صحیح ابن خزیمہ ۳/۹۳ بیروت، طبرانی ۱۰/۱۳۲

۴۔ اس کے کچھ نمونے لیکی کی تصنیف کردہ مشہور کتاب "تاریخ اخلاق یورپ" میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

بہت زیادہ فضیلت آئی ہے ۔ اور نکاح کے اخراجات[1] کی طاقت رکھنے والوں کو نکاح پر ابھارتے ہوئے یہاں تک کہا گیا ہے کہ جو شخص اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے ۔ کیونکہ روزہ رکھنے سے جنسی شہوت میں کمی واقع ہوتی ہے اور اپنے جذبات پر قابو رکھنے میں کافی مدد ملتی ہے ۔ چنانچہ ایک مشہور حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

يا معشر الشّباب ! من استطاع منكم الباءة فليتزوّج ، فانه اغضّ للبصر و احصنُ للفرج . و من لم يستطع فعليه الصّوم فانه له وجاءٌ

اے نوجوانو ! تم میں جو شخص نکاح کی طاقت (جنسی اور مالی اعتبار سے) رکھتا ہو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ بات نگاہ کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو شخص اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو توڑ دے گا[2] ۔

من كان منكم ذا طَولٍ فليتزوّج ، فانه اغضّ للبصر ، وَ احصن للفرجِ و من لا فالصّوم له وجاءٌ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص صاحب تیسیر ہو وہ نکاح کر لے ۔ کیونکہ یہ بات نگاہ کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو صاحب تیسیر نہ ہو اس کے لئے روزہ شہوت کو توڑنے والا ہوگا[3] ۔

من قدر على ان ينكح فلم ينكح فليس منّا

جس شخص کو نکاح کرنے کی قدرت ہو مگر اس کے باوجود وہ بیاہ نہ کرے تو وہ ہمارا آدمی نہیں ہے[4] ۔

من كان موسراً لأن ينكحَ فلم ينكح فليس منا .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو شخص مالدار ہے اور وہ بیاہ کر سکتا ہے مگر

---

[1] نکاح کے اخراجات سے مراد اسلامی شریعت میں خاص کر مہر کی رقم ہے جیسا کہ تفصیل آگے آرہی ہے ۔ [2] بخاری کتاب النکاح ۶/۱۱۷ ، مسلم نکاح ۲/۱۰۱۹ ، ترمذی نکاح ۳/۳۹۲ ، نسائی نکاح ۲/۶۷۵ (مرتبہ محمد فواد عبدالباقی بیروت) مسند احمد (الفتح الربانی) ۱۶/۱۳۸ سنن دارمی ۲/۱۳۲ ، سنن سعید بن منصور ۱/۱۴۱ ، السنن الکبریٰ بیہقی ۷/۷۷ [3] سنن نسائی ، کتاب النکاح ۲/۶۷۵ ، المکتب الاسلامی بیروت [4] سنن دارمی ، کتاب النکاح ۲/۱۳۲ ، دار الکتب العلمیہ بیروت

اس کے باوجود وہ بیاہ نہیں کرتا تو وہ ہمارا آدمی نہیں ہے[1]

من تبتل فلیس منّا	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نکاح سے کنارہ کشی اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے[2]
لا صرورة فی الاسلام	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں بے نکاحی زندگی گذارنا روا نہیں ہے[3]

اسی بنا پر خصّی کرانا اللہ کی تخلیق کو بدلنا اس کی نعمت کا انکار ہے۔ جس میں بعض اوقات جان کا خطرہ بھی لاحق ہو سکتا ہے[4] لہذا بعض احادیث میں اس کی صریح ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات (جنگوں) میں شریک ہوا کرتے تھے۔ مگر ہمارے ساتھ عورتیں نہ ہوتی تھیں اسی بنا پر ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آپ کو خصّی کرا لینے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ نے ہمیں اس حرکت سے منع فرمایا۔

فقلنا یا رسول اللہ ألا نستخصی ؟ فنهانا عن ذالك	ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے آپ کو خصّی نہ کرالیں ؟ تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا[5]

مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعونؓ کا واقعہ ہے کہ آپ کی زوجہ محترمہ خولہ بنت حکیمؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس شکستہ حال میں آئیں۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کیا بات ہے ؟ انہوں نے کہا کہ میرے شوہر رات بھر عبادت میں لگے رہتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے سارا ماجرا سنایا۔ پھر آپ نے عثمان بن مظعونؓ کو بلا کر فرمایا:-

یا عثمان ! إنّ الرّهبانیّة	اے عثمان ! ہم پر رہبانیت مشروع قرار

---

[1] السنن الکبریٰ، بیہقی ۷/۷۸، مطبوعہ ملتان (پاکستان) [2] مصنف عبدالرزاق، بحوالہ کنزالعمال ۶/۲۷ موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت [3] سنن ابو داؤد ۲/۳۴۹ مطبوعہ حمص (شام) الفتح الربانی یعنی ترتیب مسند احمد ۱۶/۱۴۳ مستدرک حاکم ۲/۱۵۹، ۱۶۰ دار بیروت [4] دیکھئے فتح الباری از حافظ ابن حجر ۹/۱۱۹۔ مطبوعہ ریاض [5] صحیح بخاری کتاب النکاح ۶/۱۱۸۔ صحیح مسلم کتاب النکاح ۲/۱۰۲۲

لم تکتب علینا ۔ اما لك فیّ اسوۃٌ ؟ فواللّٰہ انّ اخشاکم للّٰہ و احفظکم لحدودہٖ لانا۔

نہیں دی گئی ۔ کیا تمہارے لئے مجھ میں کوئی نمونۂ زندگی نہیں ہے ؟ اللہ کی قسم تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے اور اس کی حدود کی حفاظت کرنے والا میں ہوں [۱]

واضح رہے کہ اہل عرب صدیوں سے اہل شریعت نہیں تھے اس بنا پر وہ یہود و نصاریٰ کے زہد و عبادت اور خاص کر عیسائیوں کی رہبانیت سے بہت متاثر و مرعوب تھے ۔ اور ان کی نگاہ میں اس کی بڑی قدر و منزلت تھی ۔ جس کا دوسرا نام "سیاحت" بھی تھا [۴] ۔ اس بنا پر مسلمانوں کا ایک طبقہ ازدواجی زندگی کو عبادت و تقویٰ کے خلاف تصور کرتا تھا ۔ لہٰذا اسلام نے اس طبقہ کی غلط فہمی دور کرنے اور اہل کتاب کے ان غلط افکار و تاثرات کی تردید کی غرض سے متعدد طریقوں سے ازدواجی زندگی کی ترغیب و تحریص دلائی اور مختلف اسالیب میں ان کے خود ساختہ رسم و رواج کو دین الٰہی سے بعید اور بے بنیاد قرار دیا تاکہ فطرت کے صحیح اصولوں کے تحت تمدن و معاشرت کا نشوونما عمل میں آئے ۔ اور ان میں غیر فطری اور خلاف تمدن افکار و رسوم کے در اندازی کو روکا جا سکے ۔ جو نہ صرف ایجاد بندہ ہیں بلکہ عبادت و بندگی کی اصل حقیقت سے بھی بہت دور ہیں ۔

نکاح کرنا بھی عبادت ہے | عیسائی مذہب میں عورت کو بدی کی جڑ قرار دیا گیا تھا ۔ اس لئے مردوں کو عورتوں سے دور رہنے کی تاکید کرتے ہوئے یہ غیر فطری اعلان کیا گیا کہ ازدواجی زندگی سے روحانیت کی نفی ہوتی ہے ۔ چنانچہ سینٹ اگسٹائن کی تحریر کے مطابق جنسی عمل (SEX) بنیادی طور پر گناہ آلود تصور کیا گیا ۔ جو صرف تولیدی عمل کی غرض سے قابل معافی ہو سکتا ہے ۔ اس کی نظر میں جنسی عمل ایک حیوانی خواہش ہونے کے لحاظ سے روحانیت کے منافی تھا ۔ اور عیسائی دنیا میں ازدواجی زندگی کی مذمت کا یہ نظریہ پورے ایک ہزار سال تک چھایا رہا [۵]

مگر اس کے برعکس اسلام میں عورت انسان ہونے کے اعتبار سے نہ صرف مرد کی ہم پلہ ہے بلکہ ازدواجی زندگی تکمیلِ دین کا بھی ایک ذریعہ ہے کیونکہ عورت کے بغیر مرد کی زندگی مکمل نہیں ہو سکتی ۔ اسلام میں چونکہ جنسی بے راہ روی اور گناہوں سے بچنے کے لئے ازدواجی زندگی کی تاکید کی گئی ہے ۔ اس لئے اسلام کی نظر میں نکاح کرنا بھی ایک عبادت ہے چنانچہ اسلام میں ایک نیک سیرت بیوی کو دنیا کی سب سے بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے

---

[۴] مصنف عبدالرزاق ، مرتبہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی ۶/ ۱۶۷ - ۱۶۸ مجلس علمی گجرات ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء

[۵] اس موضوع پر تفصیلی بحث کے لئے راقم سطور کی کتاب "عورت اور اسلام" دیکھنی چاہئے۔

اس لئے اسلام کی نظر میں جنسی عمل کسی بھی طرح قابل مذمت نہیں۔ بلکہ یہ فعل (جب کہ وہ حلال طریقے سے کیا گیا ہو) اجر و ثواب کا باعث ہوگا۔ کیونکہ نکاحی زندگی کے باعث حرام کاری کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان کو بہکانے کا موقع نہیں ملتا یہی وجہ ہے کہ کسی شخص کے نکاح کرنے پر سب سے زیادہ رنج و ملال شیطان کو ہوتا ہے۔ اور بعض احادیث سے ثابت ہے کہ نکاح کرنا تکمیل ایمان کا بھی باعث ہے۔

اذا تزوّج العبد فقد استکمل نصف الدین۔ فلیتق اللہ فی النصف الباقی۔

جب کوئی شخص نکاح کرتا ہے تو وہ آدھے دین میں کمال حاصل کر لیتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ بقیہ آدھے میں اللہ سے ڈرے۔[۲]

من رزقہ اللہ امرأۃً صالحۃً فقد اعانہ علیٰ شطر دینہ۔ فلیتق اللہ فی الشطر الثانی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نے نیک عورت عطا کی ہو تو اس نے اس کے آدھے دین میں اس کی مدد کی ہے لہٰذا وہ دوسرے آدھے (یعنی بقیہ زندگی) میں اللہ سے ڈرے۔[۳]

اذا تزوّج احدکم عجَّ شیطانہٗ یقول۔ یاویلہ عَصَمَ ابن آدم منّی ثلثی دینہ۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) کہ جب تم میں سے کوئی شخص نکاح کرتا ہے تو شیطان چیخ اٹھتا ہے کہ ہائے خرابی۔ آدم کے بیٹے نے تو مجھ سے اپنا دو تہائی دین محفوظ کر لیا۔[۴]

خیر فائدۃٍ افادھا المرءُ المسلم بعد اسلامہ امرأۃٌ جمیلۃٌ تسرّہ اذا نظر الیھا۔

ایک مسلمان شخص اپنے اسلام کے بعد سب سے بڑا جو فائدہ حاصل کرتا ہے وہ ایک خوبصورت عورت ہے جب وہ اس کی طرف دیکھے تو وہ

---

[۱] ملاحظہ ہو کتاب "سوشیالوجی۔ ہیومن سوسائٹی" ص ۴۴۵ مطبوعہ امریکہ ۱۹۷۶ء۔ راقم سطور نے اس کتاب کے حوالے سے اس موضوع پر تفصیلی بحث اپنے کتابچے "تعدد ازدواج پر ایک نظر" میں کی ہے۔

[۲] مسند احمد۔ منقول از کنز ۱۶/ ۲۷۱ [۳] مستدرک حاکم ۲/ ۱۶۱ دار المعرفہ بیروت

[۴] کنز العمال ۱۶/ ۲۷۸ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔

وَ تطیعہ اذا امرھا و تحفظہ فی غیبتہ فی مالہ و نفسھا

اسے خوش کر دے۔ جب اسے حکم کرے تو وہ بجا لائے اور اس کی غیر حاضری میں اپنے شوہر اور اپنے نفس کی حفاظت کرے[1]

من اعطیٰ للّٰہ و منع للّٰہ و احبّ للّٰہ و ابغض للّٰہ۔ و انکح للّٰہ فقد استکمل الایمان۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے لئے دیا اور اللہ ہی کے لئے منع کیا، اور جس نے اللہ کی خاطر محبت کی اور اللہ ہی کی خاطر غصہ کیا اور جس نے اللہ ہی کے لئے نکاح کیا تو اس نے ایمان کو کامل کر لیا[2]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یر للمتحابّین مثل التزوّج۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو محبت کرنے والے نکاح کے ذریعہ منسلک ہو کر ہی اچھے لگتے ہیں[3]

مشیك الی المسجد و انصرافك الیٰ اھلك فی الاجر سواءٌ

تمہارا مسجد کی طرف چلنا اور پھر اپنی بیوی (یا اپنے اہل وعیال) کی طرف لوٹنا اجر و ثواب میں برابر ہے[4]

اذا خرج العبد فی حاجۃ اھلہ کتب اللہ تعالیٰ لہ بکل خطوۃٍ درجۃً و اذا فرغ من حاجتہ غفرلہٗ۔

جب کوئی شخص اپنی بیوی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے عوض میں ایک درجہ لکھتا ہے اور جب وہ اپنی حاجت پوری کر لیتا ہے تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے[5]

عن طاؤس قال۔ لا یتمّ نُسك الشابّ حتی یتزوّج

طاؤس سے مروی ہے کہ ایک نوجوان شخص کی عبادت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ بیاہ نہ کر لے[6]

---

[1] سنن سعید بن منصور، مرتبہ مولانا حبیب الرحمن اعظمی ۱/۱۲۴ مجلس علمی [2] مستدرک حاکم، کتاب النکاح ۲/۱۶۴

[3] ابن ماجہ ۱/۵۹۳ مستدرک ۲/۱۶۰، سنن سعید بن منصور ۱/۱۲۲ [4] سنن سعید بن منصور منقول از کنز ۱۶/۲۷۲

[5] دیلمی مسند فردوس، منقول از کنز ۱۶/۲۷۲ [6] سنن سعید بن منصور ۱/۱۲۳

عن سعید بن جبیر قال : قال لی ابن عباس هل تزوّجت ؟ قلتُ لا ۔ قال فتزوّج ، فان خیر هٰذه الامـةِ اکثرها نساءً ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا بیاہ ہوچکا ہے ؟ میں نے کہا کہ نہیں ۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم بیاہ (ضرور) کرو کیونکہ اس امت کے بہترین فرد (یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) بہت سی بیویوں والے تھے ۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مسکینٌ مسکینٌ مسکینٌ رجلٌ لیس له امراۃٌ ، و ان کان کثیر المال ۔ مسکینةٌ مسکینةٌ امراۃٌ لیس لها زوجٌ و ان کانت کثیرة المال ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مفلس ہے مفلس مفلس ہے جس کی بیوی نہیں ہے اگرچہ وہ بڑا مالدار ہے اسی طرح وہ عورت بھی مفلس ہے مفلس ہے مفلس ہے جو بے شوہر ہے ۔ اگرچہ وہ بڑی مالدار ہے ۔ (جاری ہے)

بقیہ صفحہ ۲۴ سے --- مسلمانوں پر....

جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ

پھر دنیا کی کونسی قوت کونسی عقل تھی جوان کا مقابلہ کرتی وہ خدا کی تقدیر اور قضاء مبرم بن گئے تھے جو ٹل نہیں سکتی تھی ۔ وہ خود کیا کر رہے تھے اللہ اور اس کا رسولؐ کر رہا تھا ۔

جس وقت اس نادان کمسن بچے (امت) نے اس اتالیقؐ اعظم ۔ اس مربیٔ اکبرؐ اس دانائے حال دیدہ کی انگلی چھوڑ دی ۔ وہ پیچ دار گلیوں میں ، بھیڑ میں پڑ گیا ۔ وہ جتنا چلتا ہے اپنے گھر سے دور ہوتا جاتا ہے ، چلاتا ہے اور روتا ہے مگر کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا وہ بھوکا ہے اور پیاسا ہے مگر کسی کو اس پر ترس نہیں آتا ۔

وہ اتالیق اب بھی ان تمام لوگوں سے اس بچے سے زیادہ قریب ہے لہذا زیادہ شفیق ہے جن کی صورت یہ تکتا ہے مگر وہ منہ پھیر لیتے ہیں جن کا ہاتھ پکڑنا چاہتا ہے مگر وہ چھڑا لیتے ہیں لیکن وہ بچہ اس کی طرف کسی طرح متوجہ نہیں ہوتا ۔

معلوم ہوا کہ ہم میں اور ان میں جو فرق ہے وہ اتباع کا ہے وہ نسخہ کیمیا (قرآن) اب بھی موجود ہے ، استعمال کرنے کی دیر ہے نسخہ استعمال کرنے والا اور نسخہ پڑھنے والا برابر نہیں ہو سکتے ۔

قرآن مجید پڑھو یا پڑھوا کر سنو ۔ فرائض واحکام کی فہرست دیکھو ۔ جو کمی ہو پوری کرو ۔ اپنی اپنی اصلاح کرو کہ قوم کی اصلاح اسی طرح ہوگی ۔

۱۹ام

جہاں آرام کا نام آیا - آپ نے یونی فوم کو پایا

Stockist:

Yusaf Sons

Babu Bazar, Rawalpindi Saddar Phone 66754-66933-66833

UNITED FOAM INDUSTRIES LTD

LAHORE—PAKISTAN
Tel: 431341, 431551